پروفیسر محمد محمود میمن بن علامہ عبدالعزیز المیمنی

علامہ عبدالعزیز المیمنیؒ

عربی ادب کی گراں قدر خدمات

والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم، سابق صدر شعبہ عربی جامعات علی گڑھ، کراچی اور پنجاب، عربی کے ایک متبحر عالم، عظیم محقق، بلند پایہ ادیب اور انشا پرداز تھے جنھوں نے فضلائے عرب اور محققین زبان سے اپنے عمیق مطالعہ اور تحقیق کا لوہا منوایا۔ امریکن یونیورسٹی۔ بیروت کے استاد ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کا قول ہے کہ "مشرق اور مغرب میں اس وقت علامہ میمن سے بڑا کوئی اور امام لغت موجود نہیں"[۱] "بلا ریب کہا جا سکتا ہے کہ علامہ سید مرتضیٰ بلگرامی کے بعد اسلامی ہند نے اتنا بڑا عالم لغت اور ادیب پیدا نہیں کیا"[۲] افسوس کہ ۲۷ اکتوبر بروز جمعہ ۱۹۷۸ء عربی زبان کے اس فاضل محقق اور مسلم الثبوت استاد کی اچانک رحلت نے صرف برصغیر ہی نہیں بلکہ سارے عالم عرب کو سوگوار کر دیا۔ پاک و ہند کے ممتاز عربی دان مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ: "ان کی وفات کی خبر پڑھ کر ہزاروں پڑھنے والوں میں سے چند ہی کو اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ برصغیر ہی نہیں، یہ عہد اور عالم عربی کسی عظیم مرتبت ادیب اور عربی زبان کے مبصر معبر د محقق سے محروم ہو گیا"۔[۳]

والد محترم کی جن مطبوعہ کتابوں کا مجھے علم ہو سکا ان کی تعداد چالیس ہے۔ ان میں سوائے چند کے تمام مصر، شام، کویت اور دیگر اسلامی ممالک سے شائع ہوئیں۔ عربی مقالات جو مختلف مجلّوں اور جرائد کی زینت

۱۔ روزنامہ "حریت"۔ کراچی، ۲۲ دسمبر ۱۹۷۸ء "علامہ عبدالعزیز میمن" بیگم عطیہ اولیس میگزین ص ۔۱

۲۔ مجلّہ "المعارف"۔ لاہور، مئی ۱۹۷۹ء، "علامہ عبدالعزیز میمن۔ چند یادیں" شیخ نذیر حسین ص ۔۳۳

۳۔ "عربی زبان کے فضل واجل، مولانا عبدالعزیز میمن رح"، از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ص ۲۳ "المنبر" فیصل آباد ۔ ۱۔ ۷، فروری ۱۹۷۹ء

بنے ان کی تعداد تیس ہے اور اردو کی تیرہ ۔ کتابوں اور مقالات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

ا ۔ کتابیں

(۱) الزهر الجنی من ریاض المیمنی — لاہور ۔ ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء

(۲) ابن رشیق — قاہرہ ۔ ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء

(۳) النتف من شعر ابن رشیق و زمیلہ ابن شرف — قاہرہ ۔ ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء

(۴) خلاصۃ السیر، لمحب الدین الطبری — قاہرہ ۔ ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء

(۵-۷) ثلاث رسائل : — قاہرہ ۔ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء

ا ۔ مقالۃ کلّا وما جاء منها فی کتاب اللّٰہ، لابن فارس

ب ۔ ما تلحن فیه العوام، للکسائی

ت ۔ رسالۃ ابن عربی إلی الفخر الرازی

(۸) ابو العلاء وما الیه — قاہرہ ۔ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء

(۹) فائت شعر أبی العلاء — قاہرہ ۔ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء

(۱۰) رسالۃ الملائکۃ، لابی العلاء — قاہرہ ۔ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء

(۱۱) زیادات دیوان شعر المتنبّی — قاہرہ ۔ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء

(۱۲) اقلید الخزانہ — لاہور ۔ ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء

(۱۳) جاویدان خرد — دمشق ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء

(۱۴) المداخل، لأبی عمر الزاهد — دمشق ۔ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء

(۱۵) نسب عدنان وقحطان، للمبرّد — قاہرہ ۔ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء

(۱۶) ابواب متخارۃ من کتاب ابی یوسف یعقوب بن اسحاق الاصفهانی ۔ قاہرہ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء

(۱۷) ما اتفق لفظه واختلف معناه من القرآن المجید، للمبرّد ۔ قاہرہ ۔ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء

(۱۸) تعلیقات علی "لسان العرب" — قاہرہ ۔ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء

(۱۹) تصحیحات و تعلیقات علی "خزانۃ الادب" چار حصے ۔ قاہرہ ۔ ۱۳۴۷ھ ۔ ۱۳۵۱ھ
۱۹۲۸ء ۔ ۱۹۳۲ء

(۲۰) سمط اللآلی شرح أمالی القالی (جزء ۱-۲) — قاہرہ ۔ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء

(۲۱) سمط اللآلی (جزء ۳) — قاہرہ ۔ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۶ء

(۲۲) فہارس سمط اللآلی — قاہرہ ۔ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

(۲۳-۲۷) الطرائف الأدبیہ — قاہرہ ۔ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

ا ۔ دیوان الأفوہ الأودی

ب ۔ دیوان الشنفری الأزدی

ت ۔ تسع قصائد نادرۃ [فرائد القصائد]

ث ۔ دیوان ابراھیم بن العباس الصولی

ج ۔ المختار من شعر المتنبی والبحتری وأبی تمام للامام عبد القاہر جرجانی

(۲۸) دیوان سحیم عبد بنی الحسحاس — قاہرہ ۔ ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۲ء

(۲۹) دیوان حمید بن ثور الہلالی — قاہرہ ۔ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء

(۳۰) الفاضل للمبرّد — قاہرہ ۔ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء

(۳۱) المنقوص والممدود، للفراء — قاہرہ ۔ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء

(۳۲) نسخۃ تاسعۃ من دیوان ابن عنین — دمشق ۔ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۰ء

(۳۳) الوحشیات أو الحماسۃ الصغریٰ — قاہرہ ۔ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء

(۳۴) الوحشیات، لأبی تمام — قاہرہ ۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء

(۳۵) کتاب الانوار — کویت ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۴ء

(۳۶) التنبیہات علی اغالیط الرواۃ، للبصری — قاہرہ ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء

(۳۷) کتاب الحن العامہ

(۳۸) المباحث العلمیہ

(۳۹) المداخلات للمطرز غلام ثعلب

(۴۰) کتاب التصحیف لأبی ہلال العسکری

والد محترم کی پہلی معرکتہ الآرا کتاب جو انھوں نے اپنے لاہور کے قیام کے دوران تالیف کی تھی اور جو

مصر سے شائع کرائی تھی " ابو العلا و [redacted] " ہے۔ مصر کے مشہور عالم ڈاکٹر طٰہٰ حسین کو عرب کے نامی گرامی شاعر اور فلسفی ابو العلا [redacted] پر آخری سند مانا جاتا تھا اور اس کے ساتھ ان کو جسمانی، ذہنی اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی کافی مناسب [redacted]۔ ان کی کتاب " ذکری ابی العلاؑ " جب چھپی تو اسے عرب دُنیا میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ مگر جب [redacted] کی کتاب " ابو العلاؑ و ما الیہ " شائع ہوئی تو اُس نے مولانا ابوالحسن علی ندوی کے بقول ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی " ذکری [redacted] " کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔

مصر کے عظیم علما و فضلا، [redacted] تیمور پاشا، شیخ محمد خضر التیونسی، احمد الاسکندری اور احمد شاکر اور بہت سے دوسرے [redacted] اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا، "بہترین کتاب جو کبھی لکھی گئی"۔ شام کے مشہور عالم [redacted] کرد علی نے " المجمع العلمی العربی " موجودہ نام " المجمع اللغۃ العربی " کے مجلے کے ایک شمارے میں اپن [redacted] یوں لکھا، " یہ سب سے عمدہ کتاب ہے جہاں تک تحقیق کا تعلق ہے "۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین [redacted] اد [redacted] ماہر تھے مگر اُن کو کرم خوردہ نسخوں کی تصحیح و مقابلہ، روایات اور بیانات ک [redacted] اور اغ [redacted] و فروگذاشتوں کی تصحیح پر قدرت نہ تھی۔ اس کام کے لیے بینائی، فہم، مہارت [redacted] یادداشت، لگن اور سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان اوصاف کی ڈاکٹر طٰہٰ حسین [redacted] اور کمالات کے باوجود کمی تھی اور والد محترم میں یہ سب باتیں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

اُن کی دوسری کتاب اہم [redacted] " سمط اللآلی " ہے جو انھوں نے اپنے علی گڑھ کے قیام کے دوران لکھی تھی۔ اس کا تعلق ابو [redacted] کی کتاب " الآمالی " سے ہے۔ اس کی شرح ابو عبید البکری نے " اللآلی " کے نام سے [redacted] جو بہت نایاب ہے۔ والد محترم نے اس کے بہت سے نسخے جمع کیے، تقابلی [redacted] کے بعد ایک نسخہ ترتیب دیا اور اس پر حواشی لکھے اور خود ۱۹۳۵ء میں قاہرہ جا کر [redacted]۔ یہ [redacted] محبوب ترین کتاب ہے اور وہ اس کو نوادر، لغات و اشعار کا بہترین ذخیرہ [redacted] کی اس کتاب نے شائع ہوتے ہی عرب دُنیا میں ہل چل مچا دی اور اس کے سبب عربی لغت اور [redacted] زبان سے اُنھوں نے اپنے عمیق مطالعہ و تحقیق کا لوہا منوایا اور اسی کتاب [redacted] عرب دُنیا سے روشناس ہوئے اور اُنھیں عربی زبان و ادب کا امام تسلیم کیا جانے لگا۔

ان کا تیسرا نمایاں تحقیقی کام "الوحشیات" [illegible] ہے جس میں انھوں نے قدیم عربی شاعر ابوتمام کے کلام کا ایک نادر مخطوطہ استنبول کے ایک کتب خانے میں دیکھا اور اس کی ضروری تصحیح کے بعد اسے مرتب کر کے شائع کرایا۔ ان کا یہ کام کراچی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

والد محترم نے کافی تعداد میں مقالے پڑھے اور مضامین لکھے جو بین الاقوامی شہرت کے علمی جریدوں میں شائع ہوئے۔ پشاور میں ملازمت کے دوران جو غالباً ۱۹۱۸ء ۔ ۱۹۲۰ء کا زمانہ تھا عربی نصاب تعلیم کی اصلاح پر ان کے مضامین لاہور کے ادبی رسالے "مخزن" میں شائع ہوئے۔ لاہور میں قیام کے دوران (۱۹۲۱ء۔ ۱۹۲۵ء) "اورنٹیل کالج میگزین" میں مختلف موضوعات پر ان کے مضامین چھپے۔ علی گڑھ کی ملازمت کے زمانے میں جو ۱۹۲۵ء ۔ ۱۹۵۱ء تک محیط تھا ان کے مضامین مختلف رسائل اور جریدوں میں چھپتے رہے مثلاً مجلہ "علوم اسلامیہ" (علی گڑھ) مجلہ "المجمع العلمی الہندی" (علی گڑھ)، روداد ادارہ معارف اسلامیہ (لاہور) روداد ادارۂ المعارف عثمانیہ (حیدرآباد ۔ دکن)، "معارف" (اعظم گڑھ)، "برہان" (دہلی)، "الندوہ" (لکھنؤ)، "اسلامک کلچر" (حیدرآباد ۔ دکن)، مجلہ "المجمع العلمی العربی" (دمشق)، "الزہرہ" (مصر) وغیرہ وغیرہ۔ ادارۂ معارف اسلامیہ کے انعقاد کے سلسلے کے تیسرے اجلاس میں جو دسمبر ۱۹۳۸ء میں دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ انھوں نے ایک مقالہ "کتاب اسماء جبال تہامہ وسکانہا وما فیہا من القری وما ینبت علیہا من الاشجار وما فیہا من المیاہ" کے عنوان سے پڑھا تھا جو اس جلسے کی طبع شدہ روداد میں موجود ہے۔ "میری محسن کتابیں" [illegible] ۱۹۶۰ء میں ایک سلسلۂ مضامین رسالہ "الندوہ" میں شروع ہوا تھا۔ اس میں نومبر [illegible] سے [illegible] ان کا ایک نہایت فاضلانہ اور ذہانت سے بھرپور مضمون شائع ہوا۔ اس مضمون پر [illegible] پاک و ہند کے سب سے نامور اور ممتاز عربی دان مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ، اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ "آج یہ مضمون عربی زبان وادب، نحو و بلاغت کے طلبا نہیں بلکہ فضلا کے لیے رہنما اور چشم کشا اور معلومات کا خزانہ ہے۔" "معارف" (اعظم گڑھ) میں "[illegible]" اور "اسلامک کلچر" (حیدرآباد ۔ دکن) میں "المفضلیات" پر ان کے مضامین چھپے۔ مجلہ "[illegible]" (دمشق) میں انھوں نے یاقوت الحموی کی "معجم الادبا" پر تبصرہ لکھ [illegible] تھا۔ اردو بورڈ کے زیر اہتمام عربی لغت اور اس کی خصوصیات پر کئی خطبات دیے تھے [illegible] "[illegible] المیمنی" کے عنوان سے

"اردو نامہ" (کراچی) سے شائع ہوئے۔ ان کا ایک مضمون بعنوان "ابو عمر الزاہد" مجلہ "المجمع العلمی الہندی" (علی گڑھ) میں ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء شائع ہوا تھا۔ شاید یہ والدِ محترم کا طبع شدہ آخری مضمون ہو۔

وہ برصغیر سے "المجمع العلمی العربی" (دمشق) موجودہ نام "المجمع اللغۃ العربی" کے سب سے پرانے اور نمایاں رکن تھے[۴۷] ان سے قبل صرف دہلی کے حاذق الملک حکیم اجمل خاں مرحوم کو یہ اعزاز حاصل رہا۔ "المجمع العلمی العربی" کی رکنیت ایک بہت بڑا ادبی اعزاز ہے جو بہت ہی نمایاں مستشرقین اور مشرقی علما اور فضلا میں سے کسی کسی کو حاصل ہوتا ہے۔ والد محترم کے مضامین بڑے آب و تاب اور باقاعدگی کے ساتھ اس ادارے کے مجلے میں شائع ہوتے تھے اور ان کا اپنا ایک مقام ہوتا تھا اور یہ مضامین عربی کے شیدائیوں کو زبان کے مطالعے کے اچھے اور نادر مواقع فراہم کرتے تھے۔

ب۔ مقالات عربی

۱۔ الأمالی والنوادر للقالی۔ هما شیئ واحد

۲۔ المفضلیات صاجها الأصلی۔

۳۔ "جراب الدولة" رجل لاکتاب

۴۔ المکاره التی حفّ بها "اقلید الخزانة"

۵۔ خزانة بانکی بور (بتنه) خیر مکتبة فی بلاد الهند

۶۔ ماذا رأیت بخزائن البلاد الاسلامیة

۷۔ من نوادر المخطوطات المغربیه

۸۔ من نسب إلی أمه من الشعراء

۹۔ قصیدة فی الاحتفال بمرور خمیسن عاماً علی تاسیس جامعة علی کره الاسلامیه۔ الهند

---

[۴۷] مجلہ "البعث الاسلامی"۔ ندوۃ العلما "لکھنؤ" جنوری ۱۹۷۹ء۔ الشیخ عبدالعزیز المیمنی فی ذمة الله"۔

١٠ - دار المصنفين

١١ - مقدمه شعر أبي عطاء السندى

١٢ - بشار والخالديان والشارح ومعاصروه

١٣ - كتاب "الأغانى" الجزء الأول - طبعة دار الكتب المصريه

١٤ - طرز على "معجم الأدباء"

١٥ - التعريف بكتاب "التيجان"

١٦ - القصيدة اليتيمة لدوقلة المنبجى

١٧ - جلاء العروس أو نظرة أخرى على قصيدة العروس مرة أخرى

١٨ - القصيدة اليتيمة ومن صاحبها

١٩ - عرام بن الأصبغ السلمى الأعرابى وكتابه أسماء جبال تهامة

٢٠ - الربيع بن ضبع الفزارى - اخباره و شعره (من كتاب التيجان)

٢١ - الافصاح عن أبيات مشكلة الايضاح للفارقى

٢٢ - كتاب الابدال لأبي الطيب اللغوى

٢٣ - حول نسخة شرح أبي جعفر اللّبلى على الفصيح

٢٤ - العباب الزاخر واللباب الفاخر وطريقة نشره المثلى

٢٥ - السفر الأول من تحفة المجد الصريح فى شرح كتاب الفصيح للّبلى

٢٦ - حول كتاب (تتمة اليتيمة) و (طبقات الشعراء) و (مناقب بغداد)

٢٧ - المجلد الأول من كتاب العباب الزاخر واللباب الفاخر للصغانى

٢٨ - كلمة فى (مناقب بغداد)

٢٩ - أعلام الكلام ومقامة الانتقاد لابن شرف

٣٠ - استدراك و تصحيح الاغلاط فى طبعة ما نشرته من مقدمتى شرح اللبلى والعباب -

ج ۔ مقالات اردو

۱ ۔ الآداب العربیہ

۲ ۔ میری محسن کتابیں

۳ ۔ کتب خانہ جامع القرویین (فارسی)

۴ ۔ تصحیح و استدراک بر" لباب المعارف العلمیہ"

۵ ۔ علامہ ابن الجوزی کے افکار یا ان کا روزنامچہ

۶ ۔ ابن رشیق اور المعز بن بادیس ۔ اور تاریخ قیروان کا ایک صفحہ

۷ ۔ تغلیط، تغلیط و تصحیح تصحیح " ابن رشیق صقلیہ میں"

۸ ۔ ابوالعلاء اور ابو منصور خازن دار العلم ۔ ایک زبردست تاریخی غلطی کا انکشاف

۹ ۔ ابوالعلاء المعری اور گاندھی جی کا چرخہ

۱۰ ۔ ابوتمام کی نقائض جریر و اخطل کا ایک واحد نسخہ ۔ اور ابوالعلاء کے ایک عزیمہ

۱۱ ۔ ابوالعلاء معرّی اور معارضۂ قرآن

۱۲ ۔ ابوالعلاء معرّی کے متعلق مستشرقین یورپ کی غلطیاں

۱۳ ۔ سمط اللآلی پر تنقید کا جواب

والد محترم نے نوّے سال اس دارِ فانی میں گزارے ۔ وہ اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکے تھے لیکن پھر بھی اس وقت تک عربی زبان و ادب کی خدمت کرتے رہے جب تک قوائے جسمانی نے ان کا بالکل ساتھ نہ چھوڑ دیا ۔ تصانیف و تالیفات کی صورت میں جو عظیم الشان ادبی کام انھوں نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے نام کو زندہ رکھے گا اور عربی کے عظیم ادبا کی فہرست میں ان کے لیے ایک عزت کا مقام عطا کرے گا ۔ وہ ایک مستند استاد و محقق اور کہنہ مشق نقاد و مورخ تھے جن کی عظیم شخصیت سے پاکستان کو عزت و شرف حاصل ہوا اور آج وہ اپنی رحلت کے بعد خود بھی تحقیق کا ایک اچھوتا موضوع بن گئے ہیں ۔

راقم الحروف نے اپنے اس مضمون میں اپنے والد محترم کے تحقیقی کارناموں سے قارئین کو روشناس کرانے کی ایک حقیر کوشش کی ہے تاکہ ان پر کام کرنے والے حضرات کو سہولت میسر ہو ۔ فہرستِ کتب و مقالات کے سلسلے میں جناب محمد عزیر صاحب حال متعلم پی۔ایچ۔ڈی مکہ معظمہ کی اعانت کا بہت ممنون ہوں ۔